صندل کے جواز پر فتویٰ

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ وحاشیہ حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمہ

اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب:

اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات پر صندل لگانے اور لگانے سے پہلے اس کو شہر میں گشت کرانا اس کے ساتھ نعت یا اشعار منقبت بزرگان پڑھنا یقیناً جائز اور مباح ہے شریعت مطہرہ سے اس کے ممانعت پر کوئی دلیل نہیں جو اس کو ناجائز کہتا ہے وہ ثبوت پیش کریں۔ کیا شریعت وہابی کے گھر کی ہے یا وہابی کو اختیار حاصل جس چیز کو چاہا حرام کردیا، اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی آیت یا حدیث میں مزارات اولیا پر لگانے یا اس کی گشت کرانے کو منع نہیں فرمایا جو اس جو جائز کہتا ہے اسے اتنا ہی کافی ہے ہاں وہابی جو ناجائز کہتا ہے بار ثبوت اس کے ذمے ہے اور اگر ثبوت نہ دے سکے اور انشاء اللہ الواحد القہار قیامت تک نہیں دے سکتا تو دل سے نئی شریعت گڑھتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھو۔ یعنے میرا رسول جو کچھ تم کو عطا فرمائے تم اس کو لے لو اور جس چیز سے تم کو منع فرمائے اس سے باز رہو۔ یہ آیات کریمہ صاف ارشاد فرما رہی ہے کے جن امور کا حضور اقدس نے حکم دیا وہ فرائض وواجبات ومستحبات ہیں اور جن چیزوں سے منع فرمایا وہ منہیات ومکروہات ہیں جس کا حکم دیا اور نہ منع فرمایا تو ایسی چیزیں نہ واجب ہو سکتی ہیں نہ حرام لاجرم مباحات میں شامل ہونگے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر مزارات پر صندل چڑھانے کا حکم فرمادیتے تو واجب یا مستحب ہو جاتا منع فرمادیتے تو حرام یا مکروہ ہو جاتا اب کے سرکار نے صندل اٹھانے کا نہ حکم دیا اور نہ منع فرمایا لاجرم جائز ومباح ہوا۔ ہاں ہاں اب ہر ایک وہابی دیوبندی ، رانڈیری ڈابھیلی تھانوی گنگوہی انبھٹوی کو اعلان عام ہے کہ صندل اٹھانے کی جو کیفیت ہم نے بیان کی اس ممانعت پر کوئی حدیث لائے ورنہ اپنے گھروں میں منہ چھپائے آئندہ سے شیران بیشۂ سنت کو اپنی صورت نہ دکھائے حدیث ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما عفا عنہ۔ یعنی جو کچھ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا وہ حلال ہے اور جو کچھ اپنی کتاب میں حرام فرمایا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ (اس کی شرح میں اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۵۰۶ میں یہ دلیل ہے اسبات پر کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے ۔۱۲ صوفی سجادہ نشین آستانہ شمسیہ) معاف ہے رواہ الترمذی وابن ماجہ میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری حدیث میں فرماتے ہیں: ما احل فھو حلال وما حرم فھو حرام وما سکت فھو عفو۔ یعنی اللہ و رسول نے جسے حلال کیا وہ حلال ہے اور جس حرام کیا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے۔ (رواہ ابوداؤد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔ اب ہم دیوبندی سے پوچھتے ہیں کہ اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عرسوں میں صندل شریف اس طریقے سے اٹھانا جو ہم یہاں ثابت کرچکے قرآن عظیم وحدیث کریم میں کہیں اس کی حلت وحرمت کا تذکرہ ہے یا نہیں اگر ہے مرد میدان بنے اور جلد وہ آیت واحادیث پیش کرے جس میں صندل اٹھانے کا تذکرہ ہو اگر نہیں تو آیات و احادیث نے فرمایا مہ شریعت نے جس بات کا تذکرہ نہ فرمایا وہ جائز ومباح اور اللہ تعالیٰ کی معافی میں ہے اللہ تعالیٰ کی معافی پر اعتراض کرنے والا دیوبندی شرع سے جاہل یا قصداً متجاہل یہاں تک جواز کا

بیان تھا رہا استحباب جب صندل اٹھانے کی کیفیت مذکورہ میں کوئی چیز ناجائز وحرام نہیں اور مسلمانان اہل سنت اسے بہ نیت حسن کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے سنت ہے اگرچہ زمانہ سلف میں کسی نے نہ کیا ہو امام عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہٗ حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں نیک بات اگرچہ بدعت ونو پیدا ہو اس کا کرنے والا سنی ہی کہلائے گا نہ بدعتی۔اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیک بات پیدا کرنے والے کو سنت نکالنے والا فرمایا اور ہر اچھی بدعت کو سنت میں داخل فرمایا اور اس ارشاد اقدس میں قیامت تک نئی نئی اچھی باتوں کے پیدا کرنے کی اجازت عطا فرمائی اور یہ کہ جو ایسی نئی بات نکالیگا ثواب پائے گا اور قیامت تک جتنے اس پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسے ملیگا تو اچھی بدعت سنت ہی ہے (بدعت حسنہ بالاتفاق سنت ہے)۔امام نووی فرماتے ہیں چاہے وہ بات ادب کی ہو یا کچھ اور چاہے عبادت کی آہ، اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ علماء وصلحاء ومشائخ کے یہاں مدتہائے دراز سے ہر ہر ملک میں عرس کا معمول ہے پھر کسی میں صندل اٹھتا ہے کہیں گاگر اٹھائی جاتی ہے کہیں چادر چڑھتی ہے۔(مراسم صندل میں ہر ایک خاندان کا ایک ایک عمل ہے جسکی پابندی کرنا لازم ہے دیکھوں حدیقہ ندیہ برطریقہ محمدیہ جلد اول رص ۳۱۰ قطب گوگی شریف کے خاندان میں صندل مالی کی خدمت سوائے صاحب سجادہ کے کوئی دوسرا نہیں کرتا حتیٰ کہ اس خدمت میں صاحب سجادہ کے بنی عم اور برادران حقیقی اور اولاد کی تک شرکت نہیں ہوتی۔ملفوظات خاندانی اس کا ذکر حضرت شیخ محمود بحری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یوں کرتے ہیں۔عرس بھرتا کے لک لوگ آتے، صاحب سجادے صندل لگاتے۔کلیات بحری) اور مسلمان اس میں عام طور پر زمانہ قدیم سے شرکت کرتے ہیں اور اس کو موجب خیر وبرکت (برکت نفع کی زیادتی اور شفا۔حدیقہ ندیہ،۱۲ صوفی) جانتے ہیں تو کافۂ اہل اسلام کا عمر اور صالحین کا تعامل کسی چیز کے استحباب کیلئے خود ایک دلیل ہے (دیکھو حدیقہ برطریقہ محمدیہ جلد اول ص ر۳۳) حدیث شریف میں ہے" ماراہ المسلمون حسنا فھو عنداللہ حسن "یعنے جو بات مسلمانوں کے نزدیک بہتر ہے وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے تو معلوم ہوا کہ صندل شریف یا گاگر شریف اٹھانا یا چادر چڑھانا اللہ عزوجل کے نزدیک بھی مستحب ہے ۔۲) یہ حدیث اجماع کے حجت ہونے پر دلیل ہے (توضیح تلویح ص ۵۳۱) صوفی۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے" ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب "یعنی جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ بیشک دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور فرماتا ہے" جل جلالہ ومن یعظم حرمات اللہ فھو خیر لہ عند ربہ "جو شخص اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو یہ اسی کے لئے رب کے پاس بہتر ہے۔اور شک نہیں کہ اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ عزوجل کی نشانیاں ہیں تو ان کی تعظیم دلوں کی پرہیزگاری اور اللہ عزوجل کے حضور لے جانے کے لئے بہتر تحفہ ہے اور شک نہیں کہ صندل اٹھانا گاگر لیجانا چادر چڑھانے یہ سب امور ایسی تعظیم والے ہیں جن سے نہی نہیں آئی ان سے اولیاء کرام کی عظمت ظاہر ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ یہ امور یقیناً جائز ومستحب ومستحسن ہیں عرس کی حقیقت صرف اسی قدر ہے کہ کسی مقبول بارگاہ الٰہ کی یادگار میں مسلمان جمع ہوں قرآن عظیم درود شریف پڑھیں خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے حلقے ہوں مواعظ حسنہ اور میلاد شریف کے جلسے ہوں کچھ کھانا پکا کر یا شیرینی منگا کر (شربت بنا کر یا ملیدہ تیار کرکے) ان سب چیزوں یعنے خیرات وحسنات کا ثواب ان کی بزرگ روح کو پہنچا کر ان کی روحانیت سے فیوض وبرکات حاصل کئے جائیں اور شک نہیں کہ عرس کی یہ حقیقت ذکر عزیز وہاب ہے جل جلالہ عم نوالہ اور شک نہیں کہ عرس بطور مذکورہ کی طرف بلانا اللہ عزوجل کی طرف بلانا ہے یقیناً احسن وافضل ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے" ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین "یعنے اس بڑھکر کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں بیشک مسلمان ہوں اور شک نہیں کہ صندل وگاگر اور چادر وغیرہ مراسم عرس جن بزرگوں نے ایجاد فرمایا اور مصالح کے بستی کے تمام مسلمانوں کو خبر ہوجائے کہ آج فلاں بزرگ کا عرس ہے اور مزار پر حاضر ہوں

صاحب مزار کو سلام کریں فاتحہ پڑھیں ثواب پہنچائیں ذکر خدا و رسول میں شامل ہوں اور شک نہیں کہ یہ فائدہ ان مراسم میں اب بھی موجود ہے تو یہ مراسم حقیقۃً اللہ عزوجل کی طرف بلانے کے طریقے ہیں تو یقیناً مستحب و مستحسن ہیں شریعت مطہرہ کا عام قاعدہ ہے کہ جس مباح بات سے دشمنان اسلام جلیں بھنیں اور ان کے دلوں میں غیظ و غضب کے انگارے بھڑکیں اس کو افضل ٹھہرا دیتی ہے مستحب و مستحسن قرار دیتی ہے اگرچہ فی نفسہ وہ مفضول ہی ہو مثلاً مسافر کے لئے تین روز اور مقیم کے لئے ایکدن وضو میں مسح کرنا ان کو اتار کر پاؤں پر کرنے سے افضل ہے لیکن روافض ملاعنہ کے نزدیک موزوں پر مسح نہ کرنا ہی افضل ہے یا حوض اور نہر دونوں موجود ہوں تو اگرچہ نہر سے وضو جائز ہے لیکن حوض سے وضو کرنا معتزلہ کی مخالفت کے واسطے افضل ہے کہ ان کے نزدیک حوض سے وضو ہی جائز نہیں اگر وضو کے وقت کوئی معتزلی موجود ہو تو اس کو جلانے کے لئے نہر کو چھوڑ کر حوض ہی سے وضو کرنا افضل اور باعث ثواب (دیکھو تجرید الشامی جلد اول ص ۱۲) ہے۔ اور شک نہیں کہ صندل گاگر چادر سے کفار وہابیہ و مرتدین دیوبندیہ دشمنان الٰہیہ و اعدائے آستانہ ہوا اپنے غم و غصے میں گھٹ گھٹ کر مرتے ہیں اولیاء کرام کی رفعت شان دیکھ دیکھکر غیظ و غضب میں اپنی بوٹیاں چبا چبا کر تھوکتے ہیں تو ثابت ہوا کہ صندل و گاگر و چادر اٹھانا مستحسن و مستحب و باعث ثواب و رضاء رب الارباب ہے۔ قال مومنو قبروں کو نہ ہرگز لگانا صندل مشرکوں کا یہ طریقہ ہے چڑھانے صندل۔ اقول راندیری جی! مشرکوں میں جسقدر رباتیں رائج ہوں کیا وہ سب حرام و ناجائز ہوتی ہیں اگر ایسا ہے تو کڑھی کھچڑی بھی کھانا حرام ہوگا گجراتی زبان بھی بولنا حرام ہوگا اخبار و رسالہ نکالنا یہ سب گجرات کے ہندوؤں کے طریقے ہیں انھیں تینوں پر راندیری جی نہ بدکیں ذرکھل کر اقرار تو پھر دیکھیں ان کا پاخانہ پیشاب بند ہوجائے گا کھانا پینا حرام ٹھہرے گا اٹھنا بیٹھنا دشوار ہوگا کیونکہ یہ سب باتیں مشرکوں میں رائج ہیں بہتر ہے کہ دیو کے بندے مشرکوں کے ان سب طریقوں کو چھوڑ دیں اور سیدھے عدم آباد کی راہ لیں اور سنی مسلمانوں کو ہر وقت ان کے پیچھے لگے رہنے سے فرصت ملے اور وہ بھولے بھالے سنی مسلمان جو دیو کے بندوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں ان پر باب ہدایت کھلے اور اگر راندیری جی پلپلا کھائیں اور کہیں کہ تمام باتیں اگرچہ مشرکین میں رائج ہیں مگر ان کے ساتھ خاص نہیں اور ان کے کرتے وقت ہمیں موافقت مشرکین کا خیال بھی نہیں ہوتا اس لیئے تمام باتیں جائز ہیں تو بیشک اب ٹھکانے سے آگیئے کسی قوم کے ساتھ تشبہ اس بات میں ہوسکتا ہے جو اس قوم کے ساتھ خاص ہو یا اس میں کسی قوم کی موافقت کا ارادہ ہو مزارات پر صندل چڑھانا ہرگز مشرکین کا فعل نہیں بالفرض ہوتا بھی تو ان کے ساتھ خاص نہیں نہ معاذ اللہ سنی مسلمان ان کی موافقت کا ارادہ کرتے ہیں۔

قولہ: صندل چڑھانے کا ثبوت نہ قرآن و حدیث سے ہے نہ صحابہ و تابعین نہ ائمہ اربعہ سے نہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہ مشائخ چشتیہ و نقشبندیہ سے لہذا صندل چڑھنا حرام ہے۔ اقول یہ راندیری کی ہوس خام ہے ہم ابھی قرآن عظیم و حدیث کریم سے ثابت کر چکے کہ بزرگان دین کے مزارات پر صندل چڑھانا گاگر لے جانا چڑھانا جائز و مستحسن و مستحب ثواب اور باعث خوشنودی ذوالجلال والاکرام ہے ان دلائل کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ صندل کی اصل قرآن و حدیث سے ثابت نہیں کس قدر ظلم شدید اور شریعت مطہرہ پر افترائے ناکام ہے دیوبندی ملا ہمیشہ دعوتوں میں شیرمال قورمال اڑاتے مرغ مسلم کھاتے حلوہ قلیجن وغیرہ بھی ہڑپ کر جاتے ہیں مگر کبھی اپنی اس انوکھی بانکی ترچھی انیلی رسیلی رالی اچھوتی دلیل کو یاد نہیں کرتے کہ قرآن و حدیث سے ان غذاؤں کے کھانے کی سند ملتی ہے نہ صحابہ و تابعین وائمہ مجتہدین و اولیائے عارفین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ان کھانوں کا کھانا ثابت ہے۔ انہیں کی دلیل ان کھانوں کو حرام کر رہی ہے کیسی کو باطنی ہے کہ اپنے پیٹ بھرنے کیلئے قرآن و حدیث کچھ یاد نہیں آتے مگر اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جلالت دیکھکر اپنی بوٹیاں چباتے اور غیظ و غضب کی آگ میں بھن جاتے ہیں۔ قولہ جز خدا کے کسی کی بھی جائز نہیں نیاز۔ اقول دیوبندی دھرم میں کسی نبی ولی کی نذر و نیاز کرنے والا ابوجہل کے برابر مشرک ہے۔ دیکھو دیوبندیوں کے گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ پریس دہلی ص ۸ اس وہابی دھرم میں بزرگان دین کا عرس کرنے والا کافر و مشرک ہے دیکھو اسمٰعیل دہلوی امام نافرجام

دیو بند کی کتاب تذکرۃ الاخوان مطبوعہ ایضاً۔اور گنگوہی و نانوتوی وتھانوی کے پیر اور انبیٹھی و راندیری کے دادا پیر حاجی امداد اللہ صاحب کے ملفوظات شمائل امدادیہ مصدقہ اشرف علی تھانوی مطبوعہ قومی پریس لکھنو کے ص ۱۲۹/پر ہے جب مثنوی شریف کا درس ختم ہوگیا حکم شربت بنانے کا دیا اور ارشاد ہوا کہ اسپر مولنا روم کی نیاز بھی کی جائیگی گیارہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی شربت بٹنا شروع ہوا آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنی ہیں ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں ہے بلکہ ناجائز وشرک ہے اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب نذر اس کے بندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے لوگ انکار کرتے ہیں اس میں کیا خرابی ہے ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولد شریف جب منکر نکیر قبر میں آتے ہیں مقبولان بارگاہ الٰہی سے کہتے ہیں 'نم کنومۃ العروس 'عرس کہ رائج ہے اسی سے ماخوذ ہے اگر کوئی اسدن کو ملحوظ رکھے تو کونسا گناہ لازم ہوا۔ اس عبارت سے چند فائدے معلوم ہوئے۔

۱)۔اولیاء کرام رضی اللہ عنھم کی نیاز جائز ہے اس میں کوئی خرابی نہیں۔

۲)۔شیرینی اور کھانے سامنے رکھکر فاتحہ دینا جائز ہے۔

۳)۔میلاد شریف جائز ہے۔(۴)۔بوقت ذکر ولادت قیام تعظیمی کرنا جائز ہے۔(۵)۔نیاز اولیاء اور میلاد سے دور کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے۔(۶)اولیاء کرام کا عرس دن مقرر کرکے ناجائز ہے اس میں کوئی گناہ لازم نہیں آتا اب حاجی صاحب نیاز اولیاء عرس بزرگان دین کو جائز۔مان کر اسمٰعیل دہلوی کے فتوے سے کافر و مشرک ہوئے ہاں راندیری جی بولو کہ دیو بندیان کو یا پنا دینی پیشوا مان کر ذبل کافر و مشرک ہوئے ہاں راندیری جی بولو جلد بولو کہ دیو بندی دھرم کے بیچے قرآن تقویۃ الایمان پر سر منڈا کر گنگوہی و نانوتوی وتھانوی کے پیر حاجی صاحب کے کافر و مشرک اور جہنمی ہونے پر ایمان لاتے ہو یا ان کو مسلمان کہکر اپنے گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی کو کافر و مرتد اور دوزخی بناتے ہو الحمدللہ کہ دیو بندیت ملعونہ کا اگلا راستہ شمائم امدادیہ نے بند کردیا اور پچھلا راستہ اسمٰعیل دہلوی نے بند کرچکا ہے نہیں معلوم راندیری جی کس طرح اپنی مشکل کشائی کرائیں گے۔

قول:۔چادر جو قبر پہ چڑھتی ہے وہ ہوتی ہے حرام۔

اقول:۔اولاد دیو کے بندے جو مزارات اولیاء کو معاذ اللہ تعالیٰ بت جانتے ہیں وہ تو تبرک مزارات بزرگان دین کو بت کے چڑھاوے کی طرح حرام جانیں گے کہ وہ ملعون ہیں اللہ تعالیٰ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔محبوبان خدا کی طرف جو چیز منسوب ہوتی ہے مسلمانوں کے نزدیک ضرور تبرک ہے امام اجل سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہٗ حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں۔اسی قبل سے ہے زیارت قبور اولیاء وصلحا کے مزارات سے برکت لینا اور بیمار کی شفا چاہنا مسافر کے آنے پر اولیاء کرام کے لئے منت ماننا کہ مقصود محض ان کے مزارات کے خادموں پر تصدق ہے جیسے فقہانے فرمایا ہے کہ فقیر کو زکوۃ دیئے قرض کے نام سے زکوۃ ادا ہوگی کہ اعتبار معنی کا ہے۔(راندیری تجارب سمجھے کہ نذر اولیا فقہی نہیں بلکہ عرفی اور ان کے متوسلین پر تصدیق ہے)راندیری جی کچھ گھر کے اندر کی بھی خبر ہے تمہارے گرو گھنٹال رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ کے ص ۱۱۹/پر لکھا مسئلہ ہنود ہولی دیوالی میں کھیلیں یا پوری بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کو لینا اور کھانا استاد و حکم وغیرہ کو مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔جواب درست ہے کیوں راندیری جی جب تمہارے ناپاک دھرم میں ان پوریوں کچوریوں کو کھانا جائز ہے جو ہولی کی پوجا میں چڑھائی جاتی ہیں تو تبرک مزارات اولیا کو کس منہ سے حرام کراتے ہو مگر ہاں تمکوں صرف محبوبان خدا سے عدوت ہے اور شیطان اور مشرکین کے دیوتاؤں سے تو نہیں گہری الفت ہے اور دیو کے بندوں کو مہادیوں کے بندوں کی طرفداری اور ان کے دیوتاؤں کی حمایت اور اہل اللہ سے عداوت ومخالفت لازم ہے دیو کے بندہ عقیدوں کے گندوابلیسی پھندو صندل یا گاگر یا چادر یا عرس کو حرام کرانے کا تمہیں کیا حق ہے پہلے اپنی کفریات سے توبہ کرکے مسلمان بنو مسلمانی کے سایہ میں آؤ آپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دو اپنے اور اپنے بڑوں کے اوپر سے کفر وارتداد کے پہاڑ تو ہٹاؤ اپنے ناپاک چہروں سے دیو بندیت وہابیت کے کالے ٹیکے تو مٹاؤ اس کے بعد پھر جس مسئلہ پر تمہاری خواہش ہوگی سنیوں کا ایک ایک بچہ بعونہ تعالیٰ وبعون رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری دن دوزی کے لیئے آمادہ و تیار ہے فقط۔